منشی عبدالمجید پروین رقم__ علامہ اقبال کی شاعری کے دوسرے خوشنویس

ڈاکٹر محمد اقبال بھٹہ *
Dr. Muhammad Iqbal Bhutta

Abstract:
In 20th century, Lahore was the nucleus of Islamic calligraphy. A number of calligraphers of Punjab are responsible for its promotion and extended to Lucknow and Delhi school of calligraphy from Lahore. Among them Allama Iqbal has selected some calligraphers for inscribing his poetry. Very few people know that Allama Iqbal apart from being a great poet, was also a great connoisseur of the art of calligraphy and himself a competent calligrapher of *Shikhasta* script. His talent as a calligrapher has so far remained hidden because of his pre-eminence as a poet not only of national level but also truly of an international repute. It was a normal practice in the late nineteenth and early twentieth centuries in the Punjab, and particularly in Sialkot and Gujranwala districts, to emphasize exercise or learning of calligraphy by young children during the early days of their education.
KEYWORDS: *Parveen Raqam, Iqbal, Sialkot, Nastaliq, Calligraphy, Connoisseur, Punjab, Lahore.*

لاہور شہر کی اپنی تاریخ کے علاوہ مختلف فنون کے حوالے سے تاریخ ایک عرصے سے مرتب کی جا رہی ہے۔ ماہرین فن خطاطی کے مطابق لاہور شہر کا شمار جہاں دیگر علوم وفنون کی سرپرستی میں ہوتا ہے وہاں خوشنویسی اور فن خطاطی میں بھی نابغہ روزگار رہا ہے۔ اس فن کا آغاز بالخصوص سلطان ابراہیم غزنوی (۴۵۱ھ۔ ۴۹۲ھ / ۱۰۵۹ء۔ ۱۰۹۸ء) کے زمانہ میں ہوا جب لاہور علمی سرگرمیوں کا گہوارہ بن چکا تھا اور بقول عوفی لاہور اس وقت علم وفضل کا بڑا مرکز تھا۔ ابراہیم کا ایک وزیر ابونصر فارسی جو ادبی دلچسپیوں کی وجہ سے ادیب مشہور تھا، اس نے لاہور میں ایک خانقاہ قائم کی جو اہل علم اور دوسرے بزرگوں کی جائے پناہ تھی اور آہستہ آہستہ کاشغر، بلخ، بخارا، عراق، خراسان، سمرقند، غزنی اور دوسرے ممالک سے اہل علم کھچ کر یہاں آنے لگے۔ [1] یہ سلسلہ صدیوں سے جاری رہا اور

☆ ڈائریکٹر ریلوے ہیریٹیج، لاہور

اٹھارہویں، انیسویں صدی عیسوی میں لاہور شہر دیگر علوم وفنون کے علاوہ خطاطی کا مرکز بن گیا۔ اسی دوران بڑے بڑے شعرا اور ادیب یہاں مقیم تھے۔ صحافتی حوالے سے لاہور درجہ کمال پر فائز تھا اور تمام اخبارات میں کتابت ایک خاص اہتمام سے ہوا کرتی تھی جہاں سرکردہ خطاط فن کتابت سے وابستہ عملہ مہیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی لکھتے ہیں ''کہ اس شہر میں فن خطاطی کا عروج یہاں سے نکلنے والے روزناموں کی وجہ سے تھا۔'' (۲) اس زمانے کے ادیب اور شعرا زیڈ کی نِب اور سیاہی کا استعمال کرتے تھے اور غالب سے لے کر اقبال تک بہت اچھے شکستہ نویس تھے۔ (۳) اس طرح وہ خطاطی کے اسرار ورموز کو بھی بخوبی سمجھتے تھے۔ علامہ اقبال بھی شکستہ میں باکمال تھے۔ ان کے خط کے بارے میں راقم نے پہلے ہی ایک مضمون لکھا جو 'اقبال ریویو' میں ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ علامہ اقبال نے پرویں رقم جیسے استاد خطاط کی ایک رباعی لکھتے ہوئے اصلاح کی تھی اور خطاطی کے زاویے کو مدنظر رکھنے کی ہدایت بھی کی جس کا عکس اسی مضمون میں دیا گیا ہے۔ (۴)

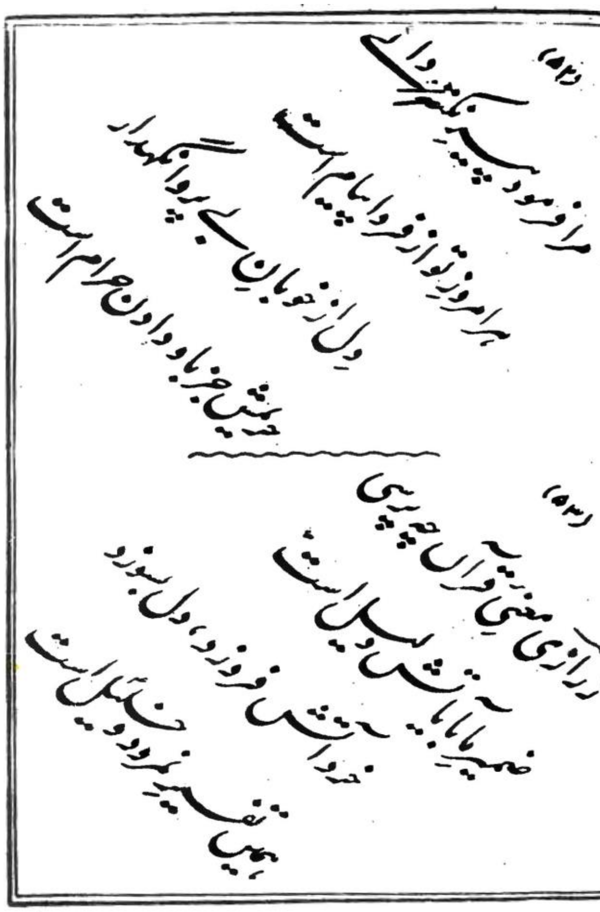

علامہ اقبال اپنی شاعری کی کتابت کرانے کے سلسلہ میں بہت محتاط تھے۔ کتابت کے لیے جن کاتبوں کو علامہ نے منتخب کیا وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ علامہ خطاطی کے زیر و بم سے بخوبی واقف تھے کیونکہ یہ خطاط بھی اپنے زمانے کے معروف خطاط تھے۔ علامہ اقبال میوزیم میں اپنی ملازمت کے دوران میرے مطالعہ میں علامہ اقبال کے تین عدد خطوط[۵] راقم کی نظر سے گزرے جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ اقبال پروین رقم کی کتابت کی سست روی کی وجہ سے مطمئن نہ تھے اور یہ تینوں خطوط بالِ جبریل کی کتابت کے سلسلہ میں ہیں۔[۶] پروین رقم کے نام پہلے خط میں علامہ لکھتے ہیں:

> ”جناب کاتب۔ میں اس سے پہلے شاید چار رباعیاں بھیج چکا ہوں۔ پانچ آج بھیج رہا ہوں۔ کل نو رباعیاں ہوئیں۔ مگر ان میں سے آپ نے ابھی تک ایک بھی درج نہیں کی۔ مہربانی کر کے جب پہلا حصہ ختم ہو جائے تو سب کا سب میرے پاس ارسال کریں تاکہ میں دیکھ لوں کہ رباعیاں کہاں کہاں درج ہوئی ہیں۔ آپ کے لکھنے کی رفتار بہت سست ہے۔ ۲۶ یا ۲۷ سطر یومیہ اوسط ہے۔ اگر یہ حال رہا تو کتاب مشکل سے ختم ہو گی۔ میرے خیال میں آپ کو کم از کم ایک کاپی روزانہ لکھنی چاہئے۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ محمد اقبال“[۷]

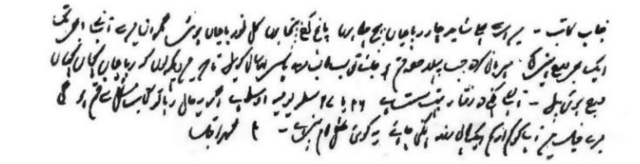

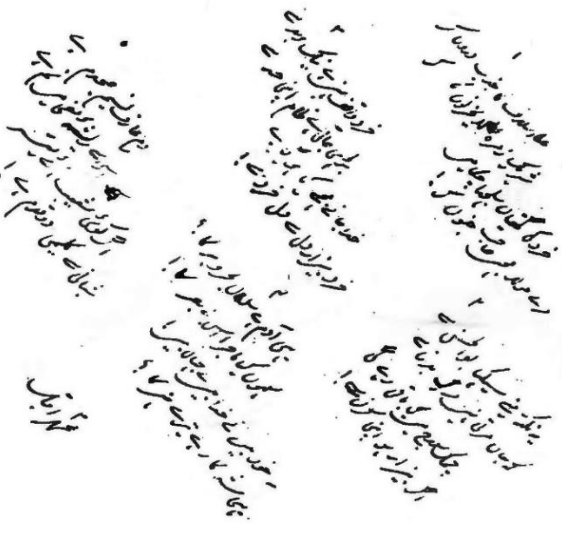

جبکہ دوسرے خط میں لکھتے ہیں:

”جناب کاتب۔ امید ہے کہ جو رباعی میں نے آپ کو ارسال کی ہے وہ آپ نے صفحہ ۱۶ پر لکھ دی ہوگی۔ اگلی چار رباعیاں (جو واپس ارسال کر رہا ہوں) چار جگہیں خالی ہیں ان کو بھی پر کرنا ہے۔ اس واسطے مندرجہ ذیل تین رباعیاں بھیجتا ہوں، ان کو بھی اسی کاپی پر لکھ دیں۔ آپ خط کا جواب لکھیں۔ جو جگہیں اور خالی رہ جائیں ان کے لیے اور رباعیاں بھیجوں گا کیونکہ خالی جگہ بری معلوم ہوتی ہے۔“(۸)

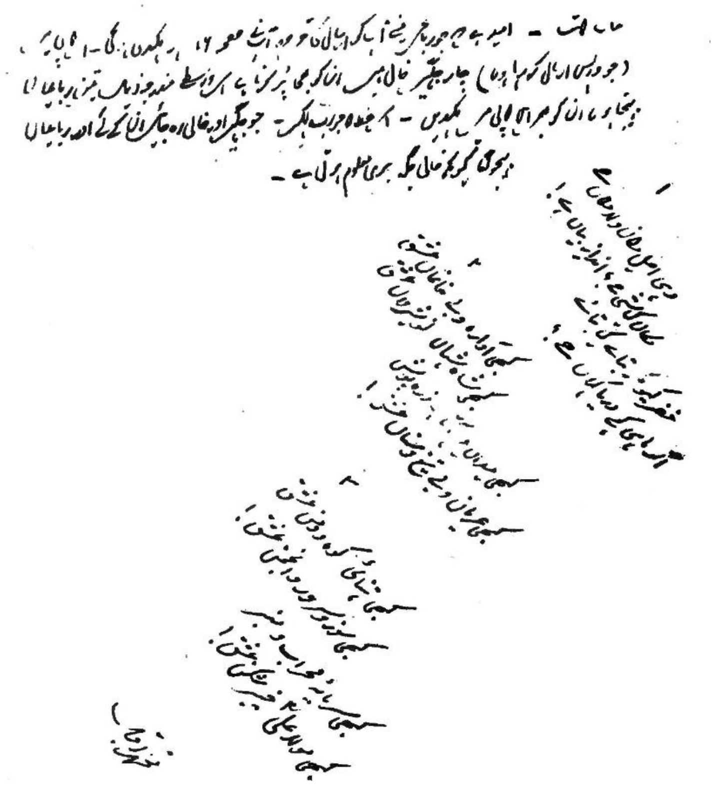

جبکہ پروین رقم کے نام تیسرے خط میں علامہ اقبال نے لکھا:

”جناب پروین رقم۔ ص ۱۶ پر جو جگہ رباعی کے لیے خالی ہے وہاں مندرجہ ذیل رباعی لکھیے۔“(۹)

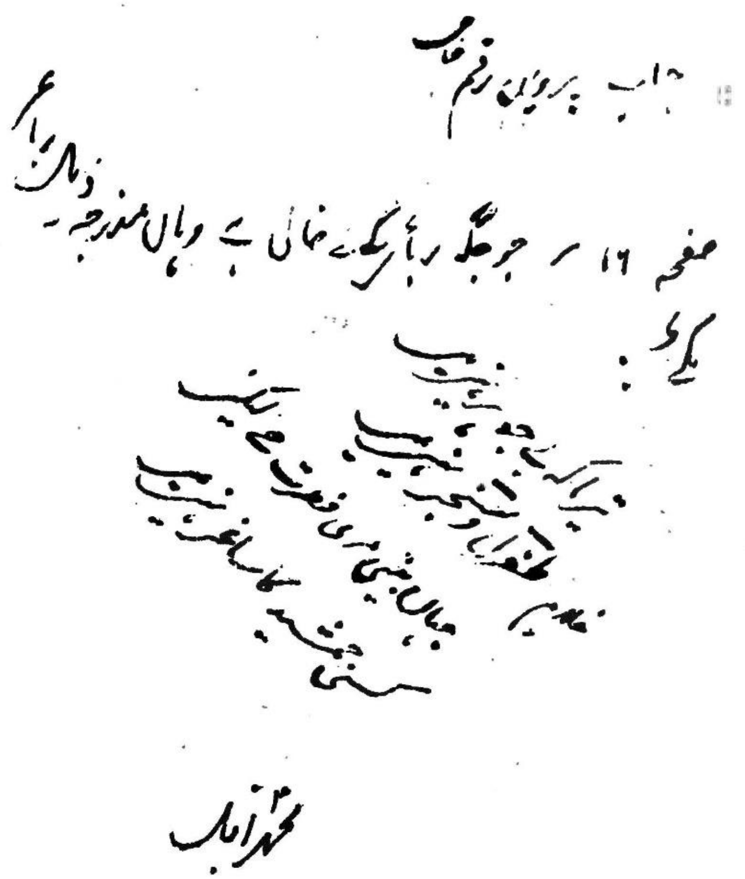
جناب پروین رقم صاحب

محمد اقبال

علامہ اقبال اپنے کلام کی کتابت کے معاملے میں کتابت سے لے کر کاپی پیسٹنگ تک خود نگرانی کرتے، جس کی عمدہ مثال یہ تینوں خطوط ہیں۔ لاہور کے خوشنویسوں کی اکثریت پروین رقم کی شاگرد تھی۔ کلام اقبال کی خطاطی کے حوالے سے جس طرح علامہ اقبال کو شاعر مشرق کے طور پر یاد کیا جاتا ہے اسی طرح پروین رقم کو خطاط مشرق کے طور پر لکھا جاتا رہا ہے۔[۱۰] عبدالمجید پروین رقم کا خطاطی میں مقام کیا تھا اور فنی حلقوں میں ان کی خطاطی کے معیار کی پذیرائی کہاں تک ہوئی اس بارے میں ذیل میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

منشی عبدالمجید پروین رقم کی بیٹھک اندرون لوہاری گیٹ میں رہے جہاں ۱۹۳۵ء میں نگارستان ایجنسی کا قیام عمل میں آیا۔ اس جگہ مرزا احمد علی کے شاگرد خطاط فتح علی ملتانی نے ۱۹۱۹ء میں وفات پائی۔[۱۱] پرویں رقم خطاط نے ۱۹۲۸ء میں ابجد لکھی جسے نگارستان ایجنسی نے دیگر قطعات کے ساتھ شائع کیا اس بیٹھک نے کاتبوں کے لیے ایک ہاسٹل کا کام کیا۔ یہاں سے سیکھنے والوں کو منشی پرویں رقم کی

طرف سے قیام اور کھانے کی سہولت بھی حاصل تھی۔ معروف کاتب عبدالمجید نارووال، غلام رسول گوجرانوالہ، محمد یعقوب اور حاجی محمد اعظم منور رقم یہاں مقیم رہے۔ معروف خطاط پروین رقم یہاں ایک خاص وضع داری سے نشست کرتے اور طالب علم ان سے خطاطی کی اصلاح لیتے۔

لاہور میں خطاطی کا ایک مکمل دبستان ۱۹۰۱ء تا ۱۹۲۲ء کے عرصہ پر محیط ہے۔ عبدالمجید پروین رقم جیسے عظیم خطاط نے ایرانی طرز سے ہٹ کر لاہوری طرز کی ابتدا کی اور یہ طرز نہ صرف پاکستان بھر میں بلکہ پوری اسلامی دنیا میں پسند کی گئی۔ ۱۹۸۹ء مین ترکی میں ہونے والے بین الاقوامی مقابلہ خطاطی میں لاہوری طرز کو بے حد پسند کیا گیا۔ (۱۲) منشی عبدالمجید پروین رقم نے حافظ نور اللہ اور مولوی سید احمد سے استفادہ کیا۔ (۱۳) لیکن بعد میں انہوں نے حکیم فقیر محمد چشتی کے ساتھ مل کر ایک نئی روش کی ابتدا کی۔ آپ نے امام ویروی کی روش میں اجتہادی اضافے کئے۔ آپ نے اپنے جدت پسند ذہن اور حکیم فقیر محمد چشتی کے صائب مشوروں سے حروف کی ساخت اور پیوندوں میں دلکش ترامیم کر کے خط نستعلیق کو ایک نئی صورت عطا کی۔ انہوں نے مرصع قطعات اور کتابہ نویسی میں کمال حاصل کیا، جلی اور خفی میں پروین رقم کا کوئی ثانی نہ تھا۔ علامہ اقبال کی کتب کے اکثر اوّلین ایڈیشن آپ کی خطاطی سے مزین ہیں۔ (۱۴) آج لاہور بلکہ کراچی (جزوی طور پر) اسی روش کے مقلد خطاط موجود ہیں۔

عبدالمجید پروین رقم

موصوف ۱۹۰۱ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ (۱۵) آپ کے والد عبدالعزیز کا تعلق راجپوت خاندان سے تھا۔ آباؤ اجداد ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں مقیم تھے ان میں سے سب سے پہلے مولوی سید احمد لاہور آئے۔ (۱۶) جنہوں نے بعد میں اپنے بڑے بھائی مولوی جان محمد کو بھی اپنے پاس بلا لیا اور لاہور ہی میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ کے والد نے خطاطی کی تربیت کے لیے انہیں دادا مولوی پیر بخش کے عم زاد بھائی حافظ نور احمد خوشنویس کے سپرد کیا۔ آپ نے حافظ نور احمد کے پاس شمسی خط میں مسلسل ۸ برس مشق کی۔ (۱۷) ان کے خاندانی شجرہ کے مطابق خطاطی کا سلسلہ گزشتہ چھ سالوں سے چلا آرہا ہے۔ (۱۸)

مولوی امان اللہ خان خوشنویس

مولوی عمر بخش خوشنویس

مولوی جان محمد خوشنویس ـــ مولوی خان محمد ـــ مولوی سید احمد خوشنویس

مولوی پیر بخش — لاولد — حافظ نور احمد خوشنویس

مولوی عبد العزیز — مولوی غلام محمد

صوفی عبد المجید پرویں رقم — خلیفہ محمد حسن

محمد اقبال ابن پرویں رقم — خلیفہ احمد حسین سہیل رقم

آپ نے نستعلیق کی نئی طرز کی ابتدا حکیم فقیر محمد چشتی نظامی سے باہمی مشاورت سے کی۔

آپ کی کتابت پر علامہ نے فرمایا کہ میری شاعری کو اجاگر کرنے والی ہستی صرف پرویں رقم ہے۔(۱۹)

آپ اکثر اجمیر شریف جایا کرتے تھے جہاں قیام کے دوران کئی ایک شاگرد آپ نے چھوڑے۔ اجمیر شریف میں مسجد اولیا پر آپ کے دو کتبات موجود ہیں۔ موصوف نے نظام حیدر آباد کی دعوت پر سفر دکن بھی اختیار کیا۔ آپ نواب صاحب کے شاہی مہمان کے طور پر رہے۔ روزانہ دو قطعات تحریر کرتے اور دوران قیام آپ کو ۲ صد روپیہ یومیہ ملتا۔ ۱۵ دن کی رہائش کے بعد آپ لاہور تشریف لائے۔ جو قلمی نام 'خوش رقم' آپ نے ابتدائی ایام میں استعمال کیا وہی نام اب ان کے ایک ہونہار شاگرد خوشی محمد ناصر قادری نے استعمال کیا جن کو موصوف نے علامہ اقبال کے کلام کے ایک صفحے کی کتابت دکھانے علامہ کے پاس بھیجا۔ آپ کے فنی شاہکاروں میں علامہ اقبال کی کتب، دربار علی ہجویری کے کتبات خصوصاً مرکز تجلیات اور مزار کے چاروں اطراف فارسی اشعار میاں شیر محمد شرقپوری کے مزار کا کتبہ، حکیم فقیر محمد چشتی کے مزار کا کتبہ، شفا منزل، سردار مسجد ساہیوال، لیڈی شہاب الدین کی قبر (میانی صاحب لاہور) کا کتبہ، دار الفرقان باغبانپورہ کے کتبے، رباعیات گرامی، انجمن حمایت الاسلام کے عکسی قرآن پاک کا اردو ترجمہ، مسجد مریم زمانی میں نستعلیق کا کتبہ، مولوی غلام محی الدین انصاری زینت رقم کی قبر کا کتبہ اور ان کے علاوہ بے شمار کتبات

لکھے۔ آپ کے تلامذہ میں عبدالحفیظ زریں رقم، فضل الہیٰ، غلام محمد پری محل والے، مولوی عبید الرحمن، خلیفہ احمد حسین سہیل رقم، محمود اللہ صدیقی محمود رقم، خوشی محمد خوش رقم، حافظ محمد اعظم رئیس القلم، حاجی محمد اعظم محمد رمضان کہکشاں رقم، محمد معصوم، اقبال ابن پروین رقم وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

جنوری ۱۹۴۶ء میں آپ کو اسہال کا عارضہ لاحق ہوا، کافی عرصہ علیل رہنے کے بعد ۴ اپریل ۱۹۴۶ء میں بروز جمعرات اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کے بیٹے محمد اقبال بہت اعلیٰ خوشنویس تھے۔ آپ کی خط معکوس میں لکھی ہوئی بسم اللہ عجائب گھر میں داخلی دروازے کے عین سامنے ہے۔ علامہ اقبال کے مزار پر نستعلیق میں فارسی اشعار بھی ابن پروین رقم کے زور قلم کا نتیجہ ہیں جس کو دیکھ کر شاہ ایران نے اپنے دورہ لاہور ۱۹۵۰ء کے موقع پر کہا تھا ”خوشنویسی خوب است“۔[۲۰]

نمونہ ہائے خطاطی از پروین رقم

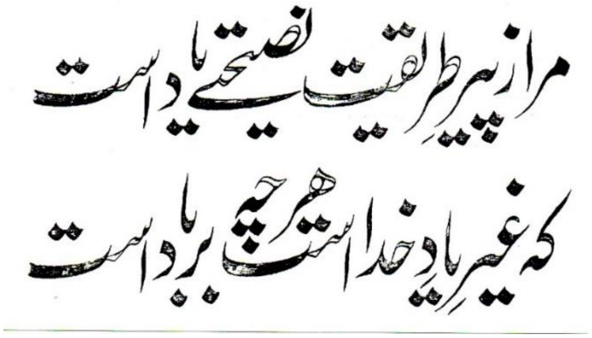

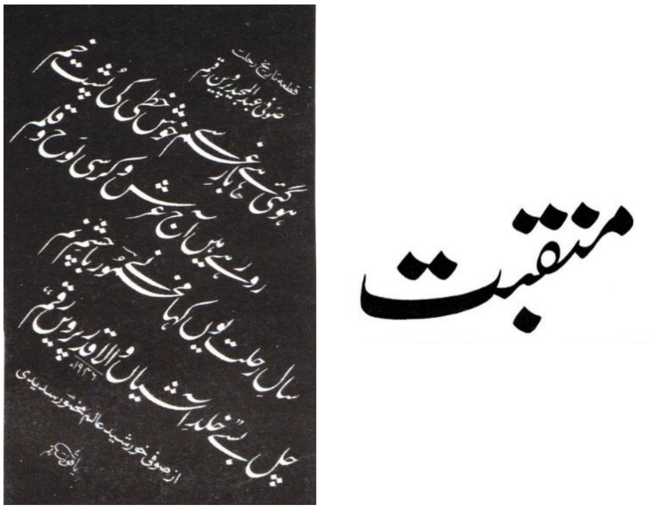

حواشی وتعلیقات

1. شیخ محمد اکرام، آب کوثر، ایڈیشن چہارم، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۹۰ء، ص ۳۹
2. ڈاکٹر عبد اللہ چغتائی، خطاطی ۱۹۷۲ء۔۱۷۰۷، تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند، فارسی ادب سوم، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۹۲ء، جلد ۵، ص ۳۴۲
3. Dr. Muhammad Iqbal Bhutta, Iqbal – The Connoisseur of Calligraphy, Iqbal Academy Pakistan, October 1998, 77-86
4. علامہ اقبال، پیام مشرق، پہلا ایڈیشن، ص ۲۹
5. دیکھیے خط نمبر 3-1 / 416-1977، ذخیرہ خطوط، علامہ اقبال میوزیم، لاہور
6. علامہ اقبال، بال جبریل، پہلا ایڈیشن، تاج کمپنی، لاہور، ۱۹۳۵ء، ص ص ۱۸، ۲۰، ۲۲
7. دیکھیے خط نمبر 3-1 / 416-1977، ذخیرہ خطوط، علامہ اقبال میوزیم، لاہور
8. دیکھیے خط نمبر 3-1 / 416-1977، ذخیرہ خطوط، علامہ اقبال میوزیم، لاہور
9. دیکھیے خط نمبر 3-1 / 416-1977، ذخیرہ خطوط، علامہ اقبال میوزیم، لاہور
10. ڈاکٹر محمد اقبال بھٹہ، کلام اقبال کے خطاط، نیشنل میموریل میوزیم لائبریری، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء، ص ٦٦
11. ملک علی محمد خوشنویس، نقوش لاہور نمبر، جلد دوم، لاہور، نقوش پریس، ۱۹۶۲ء، ص ۱۰۵۵
12. سید نفیس رقم اس مقابلہ میں جج کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ موصوف کے مطابق لاہوری نستعلیق کو ترکی میں بہت پسند کیا گیا۔
13. محمد اکرم الحق، دبستان خط، ایوان خطاطان پاکستان، لاہور، ص ۳
14. علامہ اقبال خود بھی خط شکستہ بہت عمدہ لکھ لیتے تھے نیز علامہ اقبال میوزیم میں پروین رقم کی کتابت کے اوّلین ایڈیشن موجود ہیں۔
15. 'خطاط مشرق صوفی عبد المجید پروین رقم'، روزنامہ مغربی پاکستان لاہور، ۱۴ اپریل ۱۹۶۵
16. ایضاً
17. ایضاً
18. محمد اقبال ابن پروین رقم، برصغیر میں نستعلیق کا ارتقاء، ماہنامہ محفل، ستمبر ۱۹۷۵ء، ص ۱۸
19. ایضاً
20. نصرت نوشاہی، خطاط مشرق عبد المجید پروین رقم، روزنامہ مغربی پاکستان، لاہور، ۴ اپریل ۱۹۷۶ء، ص ۷